غیر مطبوعہ خطوط

تبرکات و نوادر

الامام الراشد شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

مکتوبات رشد و ہدایت

جہاد آزادی میں کانگریس سے تعاون کا مسئلہ

بنام
مولانا محمد نذیر
فاضل دیوبند
سمبڑیال
ضلع سیالکوٹ

جن حضرات کے پاس حضرت مدنی مرحوم کے غیر مطبوعہ خطوط ہوں، انہیں الحق میں اشاعت اور زیر ترتیب مجموعہ تبرکات شیخ الاسلامؒ میں شامل کرنے کے لئے ارسال فرمادیں مکتوبات گرامی فراغت کے بعد بحفاظت واپس کر دئے جائیں گے۔

محترم المقام زید مجدکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مزاج مبارک ۔ والانامہ باعث سرفرازی ہوا۔ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ آپ پر بھی اور ان حضرات پر بھی جو کہ مولانا تھانوی دامت برکاتہم کے خواص میں سے ہیں۔

۱۔ استعانت اور اشتراک عمل کیا دونوں مرادف اور متحد الحکم ہیں۔ اگر ہیں تو کیا دلیل ہے۔

۲۔ شرکت کانگریس آیا استعانت ہے یا اشتراک عمل۔ مابہ الامتیاز دونوں میں کچھ ہے یا نہیں۔

۳۔ اگر شرکت کانگریس استعانت بالمشرک ہے تو میونسپل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ، کونسلوں، اسمبلیوں اور دیگر انجمنہائے تجارت، تعلیم، صنعت وغیرہ کا ممبر ہونا کیوں حرام قرار نہیں دیا جاتا۔

۴۔ استعانت بالمشرک اگر حرام ہے تو اعانت مشرک بالاولیٰ حرام ہو گی پھر آج علانیہ طور پر فوجی نوکری (انگریزوں کی) پولیس نوکری، کچہریوں میں نوکری، وکالت و بیرسٹری وغیرہ کیوں نہیں حرام قرار دی جاتیں۔ سی آئی ڈی

مکتوب گرامی حسب ذیل خط کے جواب میں لکھا گیا تھا۔

بخدمت اقدس سیدی و مولائی حضرت شیخنا الکرم و استاذنا المحترم دامت برکاتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد عارض ہوں کہ میں گذشتہ سال دارالعلوم سے گھر آیا اور ابھی تک کسی خاص جگہ پر

کی ملازمت بلکہ مشرکین کی ہر قسم کی ملازمت حرام ہونی چاہیئے۔ معاوضہ یا بلا معاوضہ اعانت کرنا دونوں ہی تو قابلِ گرفت ہیں۔ دیکھیئے فتاوی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم و مولانا عبدالحی صاحب مرحوم و مولانا تھانوی صاحب۔

۵۔ استعانت بالمشرک کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آپ نے بلا تفحص سند نقل کر دی جو کہ ابتدائے اسلام اور بدر یا احد کا واقعہ ہے۔ مگر بخاری مسلم وغیرہ کی وہ روائتیں جو کہ غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور طلقاء مکہ وغیرہ کی شرکت اور اعانت قتال و جہاد بالنفس و بالسلاح کی مذکور ہیں ان سے قطع نظر کر لی حالانکہ وہ متاخر ہیں اور سنداً نہایت قوی ——— اس جگہ پر آپ اس کو بھی فراموش نہ فرمائیں کہ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی شکست پر جبکہ طلقاء مکہ نے اظہار سرور کیا تو صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: لان یربنی رجل من قریش احب الی من ان یربنی رجل من ھوازن۔ اور اس کو بھی فراموش نہ فرمائیں کہ جعرانہ کے متعلق فرماتے ہیں، اعطانی رسول اللّٰہ وھو ابغض الناس الیّ فما زال یعطینی حتی صار احب الناس الیّ۔ اور یہ بھی فراموش نہ فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے ستر زرہیں طلب کیں تو صفوان بن امیہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا اغصباً یا محمد ام عاریۃ۔ تو آپ نے فرمایا: بل عاریۃ مؤداۃ۔

مقرر نہیں ہوا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی جگہ نصیب فرمادیں کہ جہاں میرے لئے فلاح دارین معتبر ہو اور میں اچھی طرح سے خدمتِ دین وقوم کر سکوں۔ نیز اس عرصہ میں مختلف لوگوں سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا ہے اور بفضلہ تعالیٰ اکثر لوگ حق کے واضح ہوجانے کے بعد اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ لاہور میں ایک عالم ربانی سے شرکت کانگریس کے بارہ میں تقریباً دو گھنٹہ مباحثہ ہوتا رہا اور وہ صاحب حضرت تھانوی مدظلہٗ کے خواص میں سے ہیں آخر انہوں نے دو حوالے عدم جواز کے پیش کئے جن کا جواب میں نے اجتہاداً ہی دیا مگر وہ جواب اتمام حجت کیلئے کافی نہیں تھا اس لئے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض گذار ہوں کہ ان کا مکمل جواب عنایت فرمائیے کہ جس سے مجھے بھی تسلی ہو جاوے اور دوسروں کو بھی اطمینان دلا سکوں۔ اگرچہ یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کو ان دنوں بہت کم فرصت ہوگی مگر ازالۂ شبہات کیلئے اور کوئی جگہ نہیں نظر آتی۔ اس لئے امید ہے کہ انشاء اللہ احقر کی عرض درجۂ اجابت کو پہنچ کر میرے لئے صد فخر ہوگی۔ حوالے یہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ ما انا ان نستعین بالمشرکین علی المشرکین اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رواہ ابوداؤد احمد وغیرہ۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ایک مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعانت کرنے کیلئے حاضر ہوا تھا۔

۲۔ کتاب المیزان میں استعانت بالمشرک علی المشرک میں ائمہ کا اختلاف نقل کیا ہے۔ جس میں امام مالک و احمد علیہما الرحمۃ مطلقاً عدم جواز کے قائل ہیں اور امام شافعی علیہ الرحمۃ چند شرائط سے مشروط کرکے جائز فرماتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ اگر غلبہ مسلمانوں کا ہے تو جائز کہتے ہیں اور اگر بالعکس ہے تو مکروہ اور کراہ مطلقاً بولا جاوے تو مراد تحریمی ہوتا ہے۔ اور کانگریس

۶۔ آپ کتاب المیزان سے نقل فرماتے ہیں۔ وہ مذہب حنفی کی کتاب نہیں۔ آپ شرح سیر کبیر کی جلد ثالث ص۲۴۲ باب قتال اہل الاسلام اہل الشرک مع اہل الشرک ۔ مطبوعہ حیدر آباد کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں ہے

ولو قال اهل الحرب لاسراء فيهم قاتلوا معنا عدونا من المشركين وهم المشركون وهم لا يخافونهم على انفسهم ان لم يفعلوا فليس ينبغي ان يقاتلوهم معهم لان في هذا القتال اظهار الشرك والمقاتل يخاطر لنفسه فلا رخصة في ذالك الا على قصد اعزاز الدين او الدفع عن نفسه فاذا كانوا يخافون اولئك المشركين الآخرين على انفسهم فلا باس ان يقاتلوهم لانهم يدفعون الآن شر القتل عن انفسهم ولا يامنون الآخرين ان وقعوا في ايديهم فحل لهم ان يقاتلوا دفعاً عن انفسهم وان قالوا لهم قاتلوا معنا عدونا من المشركين والا قتلناكم فلا باس بان يقاتلوا دفعاً لهم لانهم يدفعون الآن شر القتل عن انفسهم وقتل اولئك المشركين لهم حلال فلا باس بالاقدام على ما هو حلال عند تحقق الضرورة بسبب الاكراه وربما يجب ذالك كما في تناول الميتة وشرب الخمر وان كانوا في ضر وبلاء يخافون على انفسهم الهلاك فلا باس بان يقاتلوا معهم المشركين اذا قالوا نخرجكم من ذالك لان لهم في هذا القتال غرضاً صحيحاً وهو دفع البلاء والضر الذي نزل بهم۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ امور مذکورہ بالا میں غور فرمائیں گے تو حقیقت منکشف ہو جائیگی۔

دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ
۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ

ہیں یقیناً ثانی صورت ہے اور کیا اس کے عدم جواز پر کبھی اجماع ہوا ہے۔ نیز قرون اولیٰ میں کوئی اس قسم کی شرکت یا معاہدہ یا اور کوئی واقعہ ہو تو وہ بھی تحریر فرما دینا تاکہ اتمام حجت ہو جائے۔ اور بندہ کی فلاح و بہبودی کیلئے دعا فرمانا۔ والسلام۔

میں ہوں آپ کا ایک نالائق تلمیذ
محمد نذیر عرشی عفی عنہ گورداسپوری۔ از دین پور کلاں
تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور